

x متوکل کا انتقال (روایت) یہ زمانہ زوال کا کیا ہے؟ یہ صلیبیوں کے ساتھ ۵۲۱۸ء - ۵۲۱۹ء  
 مستصم پروردگار کا پھر رونق بنی مستصم - پھر متوکل خلیفہ بنا (متوکل پہنچا اور عراق  
 پر وہ فیصلہ علی حسن صدیقی = امام محمد بن فضل کا عہدہ (۵۲۱۹ء) مستصم ترقی کا دور ہے۔ متوکل  
 شیعہ تاریخ - کربلائی یونیورسٹی امام کا کے پیر کاؤ کی طرف سے اس کی سب سے پہلے ماہوں نے شیعہ سے شیعہ داری

لکے کہ آپ  
 انکی تو  
 لیے اس  
 یہ کہ  
 ادب  
 میں  
 ل  
 ای  
 روز  
 ق  
 ہ

بنائی تھی؟  
 ۲۵۲  
 ۲۵۰  
 ۳۰۲  
 متوکل

## مدرس نظامیہ بغداد اور سبوتی

(۲۴۷) ۱۹۴۷ء میں خلیفہ جعفر المتوکل علی اللہ کی شہادت خلافت عباسیہ کے زوال کا پیش خیمہ ثابت ہوئی  
 اور خلافت کا جسد بیلند و بالا بتدریج تحلیل ہونے لگا۔ مرکزی حکومت کے ضعف سے فائدہ اٹھا کر  
 بعض طالع آناؤں نے سر اٹھایا اور ملک کے طول و عرض میں چھوٹی چھوٹی خود مختار مارتیں قائم ہونے  
 لگیں۔ اس طوائف الملوک کی تفصیل ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ مرکز گریز قوتوں کے سر اٹھانے  
 کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ رقابت، خانہ جنگی اور انتشار نے دنیائے اسلام کو تباہی کے دہانے پر لاکھڑا  
 کیا۔ اس تباہی اور بربادی سے گھر عبد اسلام سے متصل غیر مسلم ریاستوں نے بھی فائدہ اٹھایا۔  
 اور ثغور (سرحدات اسلامی) پر تاخت و تاراج کے سلسلے شروع کر دیے۔ جہاد کا جذبہ سرد پڑ  
 گیا اور عسکری قوت ضعف و انحلال کی نذر ہو گئی۔ یاس، محرومی اور قنوطیت کے گہرے بادل  
 فضا نے اسلامی پر چھا گئے۔ اور بظاہر یہ خیال کیا جانے لگا کہ یہ مریض جاں بلب کوئی دم کا جان  
 ہے کہ اسلامی مشرق سے سلجوقی ترکوں کا آفتاب تامل طلوع ہوا۔

سلطنت سلاجقہ کے بانی طغرل بیگ نے محمد نے ایک عظیم سلطنت کی بنیاد رکھی جس میں اسلامی  
 عملداری کے کتر حصے شامل تھے اور یوں ملک میں سیاسی استحکام پیدا ہوا۔ طغرل کا جانشین اس کا  
 شہرہ آفاق بھتیجا الپ ارسلان ہوا۔ الپ ارسلان اسلام کی عظمت کی تشریح برآں اور اس کا  
 پشت پناہ تھا۔ اس نے اپنے ولولہ انگیز عہدہ کارناموں سے اسلام کے دشمنوں کی صفوں میں پھیل  
 عیادی - قیصر روم کے سر پر غرور کو اس کے حضور جھکنا پڑا۔ فتوحات کے علاوہ علم پروری اور  
 علمائے نازی میں الپ ارسلان سرآمد روزگار تھا۔ اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ملک شاہ  
 سر پر آئے سلطنت ہوا۔ اس نے بھی جہاد کی روح کو مضحکہ نہ ہونے دیا، بلکہ اسے اور  
 توانائی بخشا۔ اس طرح علم و فن کی ترقی ہوئی اور اس نے اسلام کا روش کا سرور ہا۔ اور اگ

x  
 سبوتی  
 سبوتی  
 سبوتی

اس پر کہا جائے کہ ملک شاہ نے جہاں بالسف و جہاد بالقلم کو جاری و ساری رکھنے میں اپنے آب و وجود کو بھی سمجھ چھوڑ دیا تو سالفونہ ہو گا۔

اپ ارسلان اور ملک شاہ کے عہد ہائے حکومت کی بلند عمارت جس شخص کے حسن تدبیر سے تعمیر ہوئی اور جس شخص کے قلمدان وزارت نے اس عمارت کو مختلف النوع نقش و نگار سے آراستہ کیا وہ ان کا وزیر بزرگ نظام الملک طوسی تھا۔ طوس کے اس بوہقان زادہ کی قسمت میں کشتور علم و فن کی سربراہی اور اعلیٰ علم و فن کی سرپرستی لکھی ہوئی تھی۔ ہم اس نابغہ عصر اور یکتائے روزگار شخص کے حالات زندگی کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتے اور اپنی بحث کو صرف ان امور تک محدود رکھنا چاہتے ہیں جن کا تعلق معارف پروری اور قیام مدارس سے ہے۔

نظام الملک نے تعلیم کی توسیع و ترقی میں بڑی کوشش کی اور ممالک محروسہ میں متعدد درس گاہیں قائم کیں، مگر جس درس گاہ نے اسے شہرت دوام عطا کی وہ انداز کی عظیم تعلیم گاہ تھی جو اسی کی نسبت سے نظامیہ کہلاتی ہے۔ وہ درس گاہیں جو بغداد کے نظامیہ سے قبل اور اس کے بعد سلطنت سلاجقہ کے دوسرے علاقوں میں قائم ہوئیں وہ گویا بغداد کی ہی درس گاہ سے ملحق تھیں۔ بالفاظ دیگر نظامیہ بغداد ایک یونیورسٹی (جامعہ) یا مرکزی ادارہ تھا اور سلطنت سلجوقیہ میں قائم کیے جانے والے دوسرے ادارے اس کے ملحقہ کالج۔

بروز ۲۵ شنبہ یکم ذی القعدہ ۴۵۷ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۰۶۵ء کو شہر بغداد کے مشرقی حصے میں دریائے دجلہ کے کنارے ایک وسیع و عریض قطعہ زمین پر مدرسہ کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ تعمیر کے نگران شیخ الشیوخ ابوسعید صوفی نیشاپوری تھے۔ دو سال تک تعمیر کا کام جاری رہا اور یکم ذی القعدہ ۴۵۹ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۰۶۷ء کو عمارت کی تعمیر مکمل ہوئی۔ عمارت کے صدر دروازے پر نظام الملک کا نام نقش کیا گیا۔ مدرسہ کے چاروں طرف بازار بنائے گئے اور حمام تعمیر کرانے گئے جس سے ایک طرف تو عمارت کے حسن میں اضافہ ہوا اور دوسری مدرسہ کے لیے مادی آمدنی کا بھی بندوبست ہو گیا۔ پوری تعمیر پر ساٹھ ہزار دینار کی لاگت آئی۔ عام انداز سے کے مطابق یہ رقم آج کل کے بارہ لاکھ روپے سے کم نہ ہوگی۔ اتنی خاطر رقم خرچ کر کے جو عمارت بنائی گئی ہو اس کی وسعت کا اندازہ لگانا آسان نہیں خصوصاً اس لیے بھی کہ اس زمانے میں تعمیری سامان کی قیمت اور معماروں کی اجرت

نسبتاً بہت کم تھی۔

روزِ شنبہ ۱۰ ارزی القعدہ ۱۳۵۹ھ۔ مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء کو نظامیہ کی رسم افتتاح انجام پائی اس موقع پر پورا شہر نئی عمارت میں اُمنڈ آیا۔ تقریب کا آغاز شیخ ابوالسحاق شیرازی کو کرنا تھا مگر وہ بعض شکوک کی بنا پر اس میں شریک نہ ہوئے تو شیخ ابونصر بن صباغ نے سندِ درس کو رونق بخشی اور یوں نظامیہ میں تدریس شروع ہوئی۔

نظامیہ کی انتظامی ساخت نہایت منظم اور باقاعدہ تھی۔ مستشرق نسوی نے اسے بغداد کو کرائیگیل میں اس بات کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے کہ اس نظام کو یورپ کی جامعات نے اختیار کیا اور مغربی جامعات کی انتظامی ہیئت اسی کی نقل تھی۔

نظامیہ کے عہدہ دادوں میں سب سے بڑا عہدہ دارِ متولی کہلاتا تھا۔ اسے جدید جامعات کا وائس چانسلر سمجھیے۔ دفتری نظام کا سربراہ بھی یہی تھا۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ نظامیہ کے حدود میں قیام کرے۔ دفتری اور انتظامی امور کی انجام دہی اسی سے وابستہ تھی۔ دوسرا اعلیٰ افسر ناظر تھا۔ یہ نظامیہ سے متعلق جائیدادوں اور اوقاف کا نگران تھا۔ گویا ناظر افسر مالیات یا ہماری جامعات کا خازن تھا۔ یہ عہدہ بڑا اہم تھا اور اس پر بڑے اعتماد کے لوگوں کو مقرر کیا جاتا تھا۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بعد میں خود بانی نظامیہ کا پرٹوٹا خواجہ ابونصر متوفی ۱۳۶۱ھ اس عہدہ پر فائز ہوا تھا۔ ان دونوں افسروں کے دفاتر اور عملے کے افراد علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے۔

غیر تدریسی عملے میں مفتی کو اہمیت حاصل تھی جو دارالافتا کا سربراہ ہوتا تھا۔ اس دارالافتا سے عوام کو مسائل شرعیہ کے متعلق معلومات فراہم کی جاتی تھیں۔ دوسرا عہدہ دار جو غیر تدریسی ذمہ اریوں کو بھی انجام دیتا تھا اعظ تھا۔ کبھی کبھی نظامیہ کے شیوخ خود وعظ کرتے اور کبھی بغداد میں باہر سے آنے والے علما یہ خدمت انجام دیتے۔ ان مواعظ کی محفلوں میں طلبہ و اساتذہ کے علاوہ امراء علما و عوام بھی شریک ہوتے تھے۔ یہ بات بڑے افسوس کے ساتھ لکھی جاتی ہے کہ یہ محافل وعظ کبھی کبھی مناظرے کی محاسن میں تبدیل ہو جاتی تھیں اور علما اہم ذکرِ بحث و جدال پر اتر آتے تھے۔ ایسے مناظرے حنا و اشعرہ کے مابین ہوتے۔ ان مناظروں کی وجہ سے طوے بھی ہو جاتے تھے۔ ایسا ہی ایک ملوہ ۶۸۳ھ میں شینہ

ایضاً شامی کی تقریر پر اس وقت ہوا جب انہوں نے حنا طہ پر لعن طعن کیا، جس سے بگڑ کر انہوں نے کسی آدمیوں کو قتل کر دیا اور نظامیہ کے بازو کو آگ لگا دی۔ بہر کیف عموماً جمعہ اور دوسرے اہم موقعوں پر محافل تذکیر سپاکی جاتی تھیں۔ ان اہم مواقع میں سلاطین کی تخت نشینی اور ان کی وفات کے ایام بھی شامل ہوتے تھے۔

تدریسی عملے میں جو ترتیب قائم کی گئی تھی وہ آج کل کی جامعات سے کچھ مختلف نہ تھی نظاً یہ کے تدریسی عملے میں اپنے عہد کے سرآمد روزگار علما و فضلاء شامل تھے۔ یہاں کی مسنید درس پر متمکن ہونا بڑی عزت کی بات سمجھی جاتی تھی۔ بڑے بڑے علما اس بات کے متمنی رہتے تھے کہ انہیں اس درس گاہ کی پروفیسری ملے۔ اساتذہ کے تقرر میں بڑا اہتمام کیا جاتا تھا۔ نامور علما کو درس و تدریس کا منصب تفویض کیا جاتا تھا اور ان کی تقرری اس وقت تک مکمل نہ ہوتی تھی جب تک کہ خلیفہ اس کی منظوری نہ دے دیتا تھا۔ ایسی مثالیں نامد الو قوع نہیں ہیں کہ کسی عالم کی تقرری کی سفارش کی گئی مگر خلیفہ وقت نے اس کی منظوری نہ دی اور وہ تقرر رو بہ عمل نہ آسکا۔

تدریسی عملے میں سب سے اعلیٰ مقام شیخ کو حاصل تھا۔ اسے پروفیسر سمجھیے۔ ہر فن کے شیوخ الگ الگ مقرر کیے جاتے تھے۔ تدریسی عملے میں دوسرا عہدہ نائب شیخ کا تھا۔ نائب بھی اپنے عہد کے نامور علما میں سے منتخب کیے جاتے تھے۔ امام محمد الغزالی جیسے نابغہ عصر چار سال تک نظامیہ میں نائب شیخ ہی تھے۔ تیسرا تدریسی عہدہ معید کا تھا۔ اس کا فریضہ یہ تھا کہ شیخ یا نائب شیخ کے لیکچرول کو تدریس کے بعد طلبہ کے سامنے پڑھے اور اگر ضرورت ہو تو اس کی تشریح کرے۔ ہر شیخ یا نائب شیخ کے ساتھ ایسے دو یا دو سے زائد معید ہوتے تھے۔ ہم انہیں ٹیوٹر کہہ سکتے ہیں۔

نظامیہ کے لیکچرول میں طلبہ کے علاوہ باہر کے لوگ بھی شریک ہوتے تھے۔ اس کا پتہ اندسہ سیاح ابن جبیر کے ایک مسندہ سے چلتا ہے جس نے اپنی سیاحت کے دوران یہاں کے ایک لیکچر میں شرکت کی تھی۔ یہ لیکچر نماز ظہر کے بعد شروع ہوا اور نماز مغرب تک جاری رہا۔ ان لیکچرول میں طلبہ خاموش تماشائی نہ ہوتے تھے بلکہ وہ استاد سے تحریری یا زبانی سوالات بھی کرتے۔ یہاں کا

طریق تدریس بھی عہد حاضر کی جامعات سے مختلف نہ تھا۔ نظامیہ کے اساتذہ لکچر زوم میں ایک بلند مقام پر کھڑے ہو کر لکچر دیتے تھے اور طلبہ تیاروں پر بیٹھے ہوتے تھے۔ اس طرح استاد کے لیے ایک مخصوص لباس ہوتا تھا جو سیاہ طیلسان اور عمامے پر مشتمل ہوتا تھا۔ اور اسے اسی لباس میں درس دینا ہوتا تھا۔

ابن ایثر کے ایک مندرجہ کی بنا پر جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اساتذہ کے تقرر کے سلسلے میں خلیفہ کی آخری منظوری ضروری تھی اور منظوری نہ ملنے کی صورت میں تقرر منسوخ کر دیا تھا۔ پروفیسر سٹی نے یہ استدلال کیا ہے کہ نظامیہ حکومت کے کنٹرول میں تھا۔ جہاں تک اس ادارے کی مالی کفالت کا تعلق ہے، یہ خلفائے عباسیہ کی تحویل میں نہ تھا۔ اور یہی حال اس کے انتظامی امور کے انصرام کا بھی تھا۔ مگر تدریس سے متعلق معاملات میں خلفا ضرور دلچسپی لیتے تھے، اس لیے پروفیسر موصوف کا یہ قیاس درست نہیں ہے۔ دراصل جو ادارہ براہ راست خلفائے عباسیہ کے کنٹرول میں تھا اور جس کے تمام امور کی انجام دہی ان کے ذمہ تھی وہ بعد میں قائم ہونے والا مدرسہ مستنصریہ تھا۔

نظامیہ کی تاسیس کے ساتھ ہی ایک وسیع کتب خانہ بھی قائم کیا گیا تھا جس میں ہر علم و فن کی کتابیں لاکھ جمع کی گئی تھیں۔ اسے خانانۃ الکتب کہتے تھے اور اس کے افسر کو خازن۔ اس منصب پر بھی اپنے عہد کے مشاہیر مقرر کیے جاتے تھے۔ اس کتب خانے میں کتابوں کا برابر اضافہ کیا جاتا رہا، چنانچہ اسی طرح کا ایک اضافہ ۵۸۹ھ میں خلیفہ ناصر الدین ابو عباسی کے عہد میں ہوا جبکہ قصر خلافت سے نادر کتابوں کی ایک بڑی تعداد نظامیہ لائی گئی۔

نصاب تعلیم کا جہاں تک تعلق ہے یہ درس گاہ ایک خالص دینی اور ادبی تعلیم گاہ تھی۔ یہاں قرآن، تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، فرائض اور اشعری علم کلام کے علاوہ عربی زبان و ادب، نحو و لغت کی تعلیم دی جاتی تھی۔ علم مناظرہ جس نے فرقہ بندیوں کے زور کے باعث ایک مستقل فن کی حیثیت اختیار کر لی تھی اس کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ ان معنائیں کے شیوخ اور دیگر اساتذہ الگ الگ مقرر کیے جاتے تھے۔ گویا ہر مضمون ایک شعبہ

تھا جس کے مخصوص اساتذہ ہوتے تھے۔

تدریس کے اعلیٰ معیار کے ساتھ ساتھ نظامیہ سہلی درس گاہ تھی جس میں طلبہ کی مادی ضروریات اور آسائش کا معقول بندوبست کیا گیا تھا۔ ہر طالب علم کو وظیفہ دیا جاتا تھا اور اس کے قیام و طعام و کتب کی ذمہ داری درس گاہ کی انتظامیہ پر تھی۔ قیام کے لیے عمارت میں وسیع دارالاقامہ اور طعام کے لیے مطبخ موجود تھے۔

نظامیہ کے مہدارف کے لیے سرکاری امداد یا ارباب خیر کی فیاضیوں اور چندوں پر اعتماد نہیں کیا گیا تھا، بلکہ متعدد بازار، حمام اور زرعی جاگیریں اس کے لیے وقف تھیں۔ ان کا انصراف ناظر اوقاف کرتا تھا۔ یہ گویا مستقل آمدنی تھی۔ اس کے علاوہ نظام الملک کی ذاتی اطاک کی آمدنی سے دس فیصد اور سلاجقہ کے خزانے سے دو لاکھ دینار سالانہ کی رقم جو تعلیمی اخراجات کے لیے وقف تھی، ان میں سے بھی نظامیہ کو حصہ دے دیا جاتا تھا۔ نظامیہ کا سالانہ خرچ پندرہ ہزار دینار تھا۔ اگر ہم ایک دینار کو ایک پونڈ کے مساوی سمجھیں تو یہ رقم دو لاکھ روپے کے لگ بھگ ہوگی۔ اخراجات کی اس کثیر رقم سے نظامیہ کی وسعت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اگرچہ نظامیہ بغداد سے پہلے نظام الملک نے اسی نام کے کئی مدارس قائم کیے تھے مگر اپنے قیام کے بعد بغداد کے مدرسہ کومرکزی حیثیت حاصل ہو گئی اور دوسری درس گاہیں اس کے ماتحت اداروں کی صورت اختیار کر گئیں۔ اس لیے یہ دعویٰ کرنا بے جا نہ ہوگا کہ نظامیہ بغداد صرف تدریسی جامعہ نہ تھی بلکہ ایک الحاقی یونیورسٹی بھی تھی۔ گویا مملکت سلاجقہ میں قائم ہونے والے تمام تعلیمی ادارے بغداد کی اسی درس گاہ کے ماتحت تھے۔ ان لحقہ اداروں میں سے چند مشہور درس گاہیں یہ ہیں:

(۱) نظامیہ نیشاپور : سلاجقہ کے اوائل عہد میں نیشاپور کو یہ تخت کی حیثیت حاصل تھی، اس لیے یہاں خواجہ نظام الملک نے امام الحرمین کے حجاز سے واپس آنے پر ان کے اعزاز میں یہ درس گاہ قائم کی۔ وہ تیس سال تک یہاں سند درس پر متمکن رہے۔ نیشاپور کی یہ درس گاہ بغداد کے بعد دوسری تمام درس گاہوں سے بڑی تھی۔ اس کی عمارت بھی نہایت شاندار تھی۔ امام عزالی اور شمس الاسلام کیا، ہر اسی جیسے علمائے ہمیں تعلیم پائی تھی۔ یہاں کے شیوخ میں امام الحرمین عبد الملک

المحافظ لاہور جون ۱۹۷۲ء

الجبینی متوفی ۴۷۸ھ کے علاوہ امام غزالی بھی شامل ہیں۔

۲۔ نظامیہ اصفہان : امام اصفہان کو ملک شاہ نے اپنا مستقر حکومت بنا رکھا تھا۔ یہاں بھی نظام الملک نے ایک مدرسہ قائم کیا تھا جو اہمیت میں نیشاپور کے بعد آتا تھا۔ اس کا ائمہ میں محمد بن ابی بکر خفزی متوفی ۴۸۲ھ اور فخر الدین ابوالعالی متوفی ۵۵۹ھ مشہور ہیں۔

۳۔ نظامیہ مرو : مرو کو اسلامی تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ عبد اموی میں خراسان کا مرکز یہی شہر تھا۔ عباسی دعوت کا بھی مرکز مرو ہی تھا۔ ظفر بیگ کے بھائی چغری بیگ داؤد کا پایہ تخت یہی شہر تھا۔ چغری بیگ کے بعد اس کا بیٹا الپ ارسلان مرو ہی کا حاکم تھا۔ یہیں نظام الملک نے اس کی ملازمت اختیار کی تھی۔ گویا خواجہ بزرگ کی بلند اقبالی کا نقطہ آغاز بھی مرو ہی تھا۔ اخیر اخیر میں سخر سلجوقی کا دار الحکومت بھی یہی تھا۔ یہاں کا مدرسہ بھی بڑا مشہور تھا اور اس کے اساتذہ میں ابوالفتح اسعد بن محمد کو خاصی شہرت حاصل ہے۔

۴۔ نظامیہ موصل : موصل کا شہر جزیرہ عراق و ایران کی شاہراہوں کا نقطہ اتصال ہے۔ نظام الملک نے یہاں بھی ایک مدرسہ قائم کیا تھا جس کے شیوخ میں احمد بن نصیر انباری متوفی ۵۹۸ھ اور ابو حامد محمد بن کمال الدین شہر زوری متوفی ۵۸۶ھ مشہور ہیں۔

۵۔ نظامیہ آمل : طبرستان کا مشہور شہر آمل بھی نظام الملک کی فیاضیوں سے محروم نہ رہا اور یہاں بھی ایک مدرسہ قائم کیا گیا۔ اس کے اساتذہ میں عبتہ اللہ بن سعد رویانی متوفی ۵۴۷ھ کو خاص امتیاز حاصل ہے۔

۶۔ نظامیہ بصرہ : بصرہ عہد اسلامی میں علم و فن کا مرکز تھا۔ یہاں بھی نظامیہ نام کا ایک مدرسہ قائم کیا گیا تھا۔ اس کی عمارت و وسعت میں بغداد کے نظامیہ سے بھی بڑی تھی۔ یہ مدرسہ مزار حضرت زہرا بن العوام کے متصل تھا۔ آخری عباسی خلیفہ المستعصم باللہ کے عہد میں یہ مدرسہ برباد ہوا اس میں محمد بن قیان انباری متوفی ۵۰۳ھ عرصہ تک مدرس رہے۔

۷۔ نظامیہ ہرات : اس مدرسہ کے مشہور اساتذہ میں محمد بن علی بن حامد فقیہ متوطن غزنی تھے۔ انھوں نے ۴۹۵ھ میں وفات پائی۔

۸۔ نظامیہ بلخ : نظامیہ بلخ کے اساتذہ میں عبد اللہ بن طاہر اسغرائی متوفی ۴۸۸ھ اور عمر بن احمد الوالحفصہ طالقانی متوفی ۵۷۶ھ کو امتیاز حاصل ہے۔

۹۔ نظامیہ طوس؛ طوس نظام الملک کا وطن تھا وہ بھلا کیسے اس کی علمی فیاضیوں سے محروم رہتا۔ چنانچہ اس نے یہاں بھی ایک درس گاہ قائم کی تھی۔

۱۰۔ نظامیہ جزیرہ ابن عمر؛ جزیرہ میں "جزیرہ ابن عمر" جیسے غیر اہم اور چھوٹے مقام پر بھی نظامیہ کی شاخ موجود تھی۔ جن فضلاء نے وقت نے مختلف اوقات میں جامعہ نظامیہ کی مسندِ درس کو زینت بخشی ان میں چند ممتاز نام یہ ہیں۔

۱۔ شیخ ابوالاسحاق شیرازی؛ ابراہیم بن علی بن یوسف جو ابوالاسحاق شیرازی کے نام سے مشہور ہیں، فارس کے شہر فردز آباد میں ۳۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کی نشوونما شیراز میں ہوئی۔ اسی لیے شیرازی کہلاتے ہیں۔ فقہ، اصول فقہ اور دیگر علوم دینیہ میں ایسی مہارت ہم پہنچانی کہ شیخ الاسلام کہلاتے۔ جمادی الاخریٰ ۴۷۶ھ میں وفات پائی۔ فقہ میں التنبیہ والمعذب، لمع وشرح لمع اصول فقہ میں اور کتاب التکتل اختلاف مذاہب میں ان سے یادگار ہیں۔

۲۔ شیخ ابونصر بن صباغ؛ عبدالسید بن محمد جو ابونصر بن صباغ کے نام سے متعارف ہیں۔

۴۰۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۴۷۷ھ میں بغداد میں وفات پائی۔ زہد و ورع میں سرآمد روزگار تھے کتاب الشامل اور کتاب الکامل ان کی تصانیف سے ہیں۔ ابتداً بیس روز تک نظامیہ میں تدریس کی خدمت انجام دی اور بعد ازاں شیخ ابوالاسحاق شیرازی کے بعد مستقلاً ایک سال تک یہاں کے مدرس رہے۔

۳۔ شیخ ابوسعید؛ عبدالرحمان بن مامون بن علی کی کنیت ابوسعید ہے ۴۲۶ھ میں پیدا ہوئے۔ حدیث و فقہ کی تعلیم متعز و شیوخ سے حاصل کی۔ نظامیہ میں اصول فقہ کا درس ایک عرصہ تک دیتے رہے۔ نہایت فصیح و فاضل تھے۔ شب جمعہ ۸ شوال ۴۷۸ھ میں وفات پائی۔ بغداد کے مقبرہ باب ابرز میں دفن کیے گئے۔

۴۔ شیخ ابوالقاسم دیوسی؛ علی بن ابی یعلیٰ علوی حسینی معروف بہ ابوالقاسم دیوسی، سمرقند و بخارا کے درمیان واقع شہر دیوسہ میں پیدا ہوئے۔ حسب الطلب ۴۷۸ھ میں بغداد آئے اور نظامیہ کی

مسندِ درس کو رونق بخشی۔ ۴۸۶ھ میں بغداد میں وفات پائی۔ حدیث، فقہ، اصول فقہ، لغت و نحو کے

امام تھے۔ مگر ان کی شہرت فقہ و جدلیات (مناظرے) کے ماہر کی حیثیت سے زیادہ ہے۔

۵۔ شیخ عبدالوہاب بن محمد شیرازی؛ قاضی ابو محمد عبدالوہاب فن حدیث کے امام تھے۔ فقہ میں بھی

بلند پایہ عالم تھے۔ ۲۸۳ھ میں نظامیہ کے مدرس ہوئے اور ایک عرصہ تک تدریس میں مصروف رہے۔ رمضان ۵۰۰ھ میں وفات پائی۔

۶۔ شمس الاسلام کیا ہر اسی! ابو الحسن علی بن محمد کے لقب عماد الدین اور شمس الاسلام ہیں مگر مشہور ہیں کیا ہر اسی کے نام سے۔ نظامیہ نیشاپور کے طالب علم اور امام الحرمین کے نہایت تالیق شاگردوں میں تھے۔ انہیں غزالی ثانی کہا جاتا ہے جن کے یہ ہم سبق تھے۔ محدث، فقیہ اور اصولی تھے۔ نظامیہ کے اساتذہ میں تھے۔ ۵۰۴ھ میں وفات پائی اور اپنے استاد ابو اسحاق شیرازی کے پہلو میں بغداد کے مقبرہ باب ایرز میں ہیونہ خاک ہوئے۔

۷۔ حجۃ الاسلام امام غزالی: حجۃ الاسلام، حجۃ الدین امام ابو حامد محمد بن محمد بن احمد غزالی ۴۵۰ھ میں طوس میں پیدا ہوئے اور یہیں ۵۰۵ھ میں وفات پائی۔ امام الحرمین کے شاگرد اور نظامیہ نیشاپور کے منہتی تھے۔ نظام الملک کی درخواست پر ۴۸۲ تا ۴۸۸ھ نظامیہ میں درس دیا۔ پھر بیت المقدس اور شام کے سفر پر نکل گئے۔

۸۔ شیخ ابو الحسن فصیحی: ابو الحسن علی بن ابی زید محمد نحوی استرآباد کے رہنے والے تھے۔ شیخ عبدالقادر جرجانی سے علم نحو کی تکمیل کی۔ نحو میں ان کی کتاب الجمل الصغری مشہور ہے۔ نحو کے امام تھے اور ایک عرصے تک نظامیہ میں نحو کا درس دیتے رہے۔ خوش نویسی و خطاطی کے بھی ماہر تھے۔ ۵۱۳ھ اذی الحج ۵۱۶ھ میں بغداد میں وفات پائی۔

۹۔ شیخ ابو بکر خجندی: محمد بن عبداللطیف ابن محمد بن ثابت ابو بکر خجندی فن حدیث و مناظرے کے ماہر تھے۔ تقریر کا ملکہ راسخ رکھتے تھے۔ نظامیہ کی مسند درس و وعظ پر متمکن رہے۔ ۵۵۲ھ میں وفات پائی۔

۱۰۔ شیخ ابو النجیب سہروردی: شیخ عبدالقادر بن عبداللہ سہروردی کی کنیت ابو النجیب ہے محدث و فقیہ تھے۔ ۴۹۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۶۳ھ میں وفات پائی۔ نظامیہ کی کرسی درس کو انہوں نے بھی زینت دی۔ یادہ تصوف سے مرشار تھے۔ اخیر عمر میں اپنا ذاتی مدرسہ اور رباط (سراے) تعمیر کی تھی۔ اس مدرسہ میں وفات تک درس دیتے رہے اور یہیں سپرد خاک ہوئے۔

جن ناموروں نے مختلف اوقات میں اس چشمہ علم و عرفان سے فیض پایا۔ ان کی تعداد چھ ہزار

سے اوپر ہے۔ ان طلبہ میں ہزاروں مشہور اور معروف زمانہ ہوئے ہیں۔ ان میں فارسی زبان کے مشہور شاعر و نثر نگار شیخ مصطفیٰ الدین سعدی شیرازی اور مراکش و اندلس میں موجودوں کی حکومت قائم کرنے والے روحانی پیشوا ابو عبد اللہ محمد بن تومرت جمہوری بھی شامل ہیں۔

نظامیہ بغداد سلاجقہ کے زوال اور خلافت عباسیہ کے سقوط کے بعد بھی قائم رہا۔ جب ۷۹۵ء مطابق ۶۱۳۹۳ میں امیر تیمور لنگ نے بغداد پر قبضہ کیا تو بھی جامعہ نظامیہ موجود تھا۔ اس واقعہ کے دو سال بعد ۷۹۷ء مطابق ۶۱۳۹۵ میں اس جامعہ کو مستنصریہ کی درس گاہ میں ضم کر دیا گیا۔ اس طور سے تین سو اڑتیس سال تک قائم رہنے کے بعد نظامیہ کی عظیم تعلیم گاہ وقت کے بے رحم ہاتھوں سے آغوش فنا میں چلی گئی۔

## حواشی

۱۵ سوال عباسی خلیفہ جعفر بن محقق اپنے بھائی ہاشم کی وفات پر ۲۴ ذی الحجہ ۲۳۲ھ میں المتوکل علی اللہ کے لقب سے سندنشین خلافت ہوا۔ ۴ شوال ۲۴۷ھ کو کرب میں ترک امر اور ولی عہد سلطنت متصر کی سازش سے شہید ہوا اور اسی کے ساتھ باختیار خلفا کا قہر ختم ہو گیا۔ (ابوالفدا۔ المختصر فی اخبار العیسیٰ۔ ص ۳۷-۳۸) مطبوعہ مینینہ مصر ۱۳۲۵ھ۔

۱۶ رکن الدین ابوطالب طغرل بن میکائیل بن سلجوق مستقلاً ۴۳۳ھ میں حکمران ہوا۔ چند ماہ اوپر چوبیس سال حکومت کی اور روز جمعہ ۸ رمضان ۴۵۵ھ کو انتقال کیا۔ مرو میں پیوند خاک ہوا۔ وہ شجاع، حلیم، کریم اور خدا ترس و منصف حکمران تھا۔ خاندان سلجوقیہ کی سلطنت کا بانی وہی ہے۔ (صدر الہدیین الحسینی۔ اخبار الدولۃ السلجوقیہ۔ صفحہ ۲۲، ۳، ۴، مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی ۱۹۳۳ء)

۱۷ عضد الدولہ ابو الشجاع محمد الب ارسلان بن چغزی بیگ داؤد اپنے باپ کے انتقال کے بعد ۴۵۲ھ میں مرو میں تخت نشین ہوا۔ جب ۴۵۵ھ میں اس کے چچا طغرل بیگ محمد نے وفات پائی تو الب ارسلان دولت سلجوقیہ کا دوسرا سلطان ہوا۔ دس سال تک نہایت شان و شوکت سے حکومت کی۔ ربیع الاول ۴۶۸ھ میں یوسف خوارزمی نامی ایک معمولی قلعہ دار کی چہری سے زخمی ہو کر شہید ہوا۔ (اخبار الدولۃ السلجوقیہ ص ۵۳، ۵۴) ابوالفدا ج ۲ ص ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸

۳۱۰ جلال الدولہ، یمن امیر المؤمنین ابو الفتح ملک شاہ - ۱۰ ربيع الاول ۴۶۵ھ کو اٹھارہ سال کی عمر میں اپنے باپ الہیادار سلطان کا جانشین ہوا۔ اس کے عہد میں سلجوقی سلطنت نقطہ عروج کو پہنچ گئی اور حدود چین سے اقصائے شام تک اس کا خہر بڑھا گیا۔ بیس سال کے قریب حکومت کر کے ۱۷ شوال ۴۸۵ھ میں انتقال کیا۔

اصغیان میں سپرد خاک ہوا۔ اور اس کے ساتھ خاندان سلجوق کی عظمت بھی دفن ہو گئی (ابوالفداء، ۲: ۲۰۳-۲۰۴)۔

اخبار الدولۃ السلجوقیہ ص ۷۱، المنتظم ۱۹: ۷۰-۷۱۔

۳۱۱ حسن بن علی بن اسحاق بن عباس طوس کے ایک قصبہ تورقان میں ۴۷۸ھ میں پیدا ہوا۔ آباؤی پیشہ کھیتی باڑی اور باغبانی تھا۔ حسن نے علوم مردجہ کی تعلیم طوس کے علاوہ نیشاپور اور بخارا میں حاصل کی۔ حصول علم کے بعد فکر معاش میں غرق نہیں آیا اور کچھ دنوں دفتر انشا میں منشی رہا پھر بلخ گیا جہاں کے سلجوقی گورنر ابو علی احمد بن شاذان کا کیکر ٹری ہوا مگر یہ ملازمت اس کے حق میں بڑی تکلیف دہ ثابت ہوئی۔ ابو علی سخت گیر اور ظالم تھا۔ اس کے سخت رویہ سے عاجز آ کر حسن نے مرو کی راہ لی جہاں طفل کا بھائی چغزی بیگ سریر آئے سلطنت تھا۔ یہاں اس کے جوہر کھلے۔ چغزی بیگ نے اسے ولی عہد سلطنت الہیادار سلطان کا پرائیویٹ سکریٹری مقرر کیا۔ الہیادار سلطان کی تخت نشینی پر کہ اس کے حسن تدبیر کی رحمت تھی، حسن ۴۸۶ھ میں مملکت سلجوقیہ کا وزیر اعظم ہوا۔ نظام الملک اتابک، خواجہ بزرگ اور رضی امیر المؤمنین کے خطابات سے نوازا گیا۔ الہیادار سلطان کے انتقال کے بعد اس کے بیٹے کا وزیر اعظم بھی رہا تا انگہ ۴۸۵ھ میں ایک باطنی ابوطاہر عارث کے زخم خنجر سے شہید ہوا۔

نظام الملک، عالم ادیب، انشا پرداز اور مصنف تھا۔ سیاست نامہ، کہ دولت سلجوقیہ کا دستور اور امور جہاں باقی کی مستند ترین دستاویز ہے، اس کی وسعت معلومات اور انشا پردازی پر شاہد عمل ہے۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے ملک کے طول و عرض میں مدارس قائم کیے۔ علمائے وظائف مقرر کیے اور طلبہ کے تعلیمی اخراجات کے انتظامات کیے۔ ساتھ ہی ساتھ امور سلطنت کی گتھیاں سلجھانے میں اور معاملات ملکی کے نظم و نسق میں بھی اسے بہارت حاصل تھی۔ اس کی شہادت دولت سلجوقیہ کے ذوالکاپیش خیمہ ثابت ہوئی۔ اخیر عمر میں ملک شاہ سے اس کے تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے۔ اسی زمانے میں اس نے ملک شاہ کو اپنا وہ پیغام دیا تھا جو آج تک شہود ہے کہ سلطان سے جا کر کہہ دو کہ میرا قلمدان تیرے تاج سے وابستہ ہے۔ اگر یہ قلمدان نہ ہوتا تاج شاہی بھی نہ رہے گا چنانچہ ایساری ہوا بھی (اخبار الدولۃ السلجوقیہ ص ۶۶-۷۱، المنتظم ۹: ۶۳-۶۸، ابوالفداء، ۲: ۲۰۳ تا ۲۰۴، ابن الدین بیکی طبعات الشافعیۃ الکبریٰ، ج ۲، ص ۱۳۵ و ۱۳۶، مطبوعہ حیدرآباد، ۱۳۲۲ھ)۔

محمد کا  
اپنے  
کی ذ  
جمع  
دف

۷۴ المنتظم ۸: ۲۳۸، ۲۳۶، ۲۳۷؛ اخبار الدولۃ السلجوقیہ ص ۶۸؛ البراءۃ ۲: ۱۸۵، ۱۸۶؛

ابن اثیر، الكامل فی التاريخ، ۱۰: ۲۰، ۲۳، مطبوعہ انزہریہ، مصر ۱۳۰۲ھ (شیخ ابوالسحاق کویہ باور کرا یا گیا تھا کہ جس  
زمین پر نظامیہ کی تعمیر ہوئی تھی وہ غصب کردہ تھی۔ جب ان کی باقاعدہ تشفی کرادی گئی تو بیس روز کے بعد  
انہوں نے تدیس کا کام شروع کیا)

۷۵ اے بغداد کونیکل۔ مطبوعہ کیمبرج ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۹۳۔

۷۵ آرا اے نکلسن، لٹریچر ہسٹری آف دی عربس، کیمبرج ۱۹۶۹ء ص ۲۷۶، بی اے کے بی، ہسٹری

آف دی عربس، نیویارک ۱۹۵۸ء ص ۲۱۰-۲۱۲؛ مقالات شبلی، اعظم گڑھ ۱۹۵۵ء ج ۳ ص ۲۱، ۲۰، شاہ  
معین الدین احمد ندوی، تاریخ اسلام، اعظم گڑھ ۱۹۵۳ء ج ۲ ص ۱۲۳ و ۱۲۲۔ عبدالرزاق کانپوری، نظام  
الملک طوسی، نفیس ایڈمی کراچی ۱۹۶۳ء ص ۵۲۱ و ۵۲۲۔

۷۹ سفرنامہ ابن حبیب زجرہ اردو حافظ احمد علی شوق رامپوری، نفیس ایڈمی، کراچی ۱۹۶۹ء ص ۱۷۸ و ۱۷۹۔

۷۹ ابن اثیر ۱۱: ۱۲۳، ۱۱۰ (لیڈن ۱۸۶۷ء)، ۱۱: ۲۱۰۔

۷۹ ابوالعباس احمد بن مستقی بائد عباسی ۵۵۳ھ میں پیدا ہوا۔ ۵۷۷ھ میں خلیفہ ہوا اور ۲۷ سال

حکومت کر کے ۵۶۲ھ میں فوت ہوا۔ وہ نبیل، سخت گیر اور ظالم تھا مگر انتظام حکومت کی قابلیت رکھتا تھا۔  
خلافت عباسیہ کو اس نے استحکام بخشا اور اپنے حریفوں کو کامیابی سے زیر کیا (سبط ابن الجوزی، مرآة الزمان،  
مطبوعہ حیدرآباد (دکن) ۱۳۷۰ء ج ۸ ص ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸،

محمد کا نائب اور اکتالیس سال تک مستقلاً حکمران رہا۔ کل مدت حکومت ساٹھ سال سے اوپر ہے۔ وہ اپنے خاندان کا آخری باعظمت سلطان تھا۔ ۵۴۸ھ میں ترکان غز سے شکست کھا کر تین سال تک ان کی قید میں رہا۔ جب ۵۵۱ھ میں وہاں سے بھاگ کر مرو آیا تو حکومت منتشر ہو چکی تھی۔ ان منتشر اجزا کو جمع کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا کہ ۵۵۲ھ میں پیام اجل آپہنچا۔ مرو میں اپنے خاندانی مقبرہ میں دفن ہوا (المنتظم ۱۰۸۱۰)۔

- کتاب المنتظم ج ۶ ص ۷، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۳ ص ۸۸ وما بعد
- ۱۸ ایضاً ج ۹ ص ۱۱۲، ایضاً ج ۳ ص ۲۳۰ و ۲۳۱۔
- ۱۹ ایضاً ج ۹ ص ۱۸۔
- ۲۰ ایضاً ج ۹ ص ۱۵۲۔
- ۲۱ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۳ ص ۲۸۱، ۲۸۲۔
- ۲۲ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۳ ص ۱۰۱، ۱۰۵۔
- ۲۳ ابن خلکان۔ وفيات الاعیان، مطبوعہ النہضۃ المصریہ ۱۹۲۸ ج ۳ ص ۲۲۔
- ۲۴ المنتظم ج ۱۰ ص ۱۷۹۔
- ۲۵ ایضاً ج ۱۰ ص ۳۲۵۔
- ۲۶ بی کے بی، ہسٹری آف دی عربس ص ۴۱۱۔ عبد الرزاق کانپوری، نظام الملک طوسی، ص ۵۳۲۔

## تاریخ جمہوریت : از شاہ حسین رزاقی

موجودہ زمانے میں جمہوریت کو عالمگیر مقبولیت حاصل ہے اور اس نے ایک ترقی یافتہ نظریہ حیات کی شکل اختیار کر لی ہے۔ یہ کتاب قبائلی معاشروں اور یونان قدیم سے لے کر عہد انقلاب اور دور حاضر تک جمہوریت کی مکمل تاریخ ہے، جس میں جمہوریت کی نوعیت و ارتقاء، مصلحت العنانی اور جمہوریت کی طویل کشمکش مختلف زمانوں کے جمہوری نظریات اور اسلامی و مغربی جمہوری افکار کو منہایت واضح اور عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب پنجاب یونیورسٹی کے بی اے آنرز کے نصاب میں داخل رہی ہے۔

صفحات : ۵۰۶ - قیمت : - ۸ روپے

ملنے کا پتہ: ادارہ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ۔ لاہور